اٹھاتا ہے اسے ایک پیغمبرؑ کا ثواب ملتا ہے۔ اور شہدائے بدر ایسے ہزار شہداء جیسا اجر۔ ہر حرف جو کسی عالم سے سنتا ہے اخذ کرتا ہے اور لکھتا ہے، اس کے بدلہ میں اسے بہشت میں ایک شہر عطا کیا جاتا ہے۔ ایک طالب علم کی اس سے بڑھ کر کیا سعادت ہوگی کہ خداوند عالم اس کو دوست رکھتا ہے۔ ملائکہ اور انبیاء اس سے محبت کرتے ہیں، نہیں بلکہ ہر سعید و سعادت مند اس سے محبت والفت کا علاقہ رکھتا ہے۔ خوشا حال طالبانِ علم کا۔ عالم کے چہرے پر نظر کرنا، ہزاروں غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے علم دوست کے لئے بہشت واجب ہوجاتی ہے۔ ایک طالب علم اور علم کا دوست صبح و شام ایسی حالت میں کرتا ہے کہ رضائے خالق اس پر محیط ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو نہیں چھوڑتا، مگر یہ کہ اسے شرابِ کوثر سے سیراب کیا جاتا ہے اور اسے بہشت کے شیریں ومنزہ میوے وثمرات کھلائے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد قبر میں بچھو اسے کاٹ نہیں کھاتے، اس کی نعش حشرات الارض، کِرم و کیڑوں کا طعمہ نہیں بنتی، پھر جنت میں وہ ہوگا اور حضرت خضرؑ کی مصاحبت ورفاقت——''

اس جامع حدیث پر غور کیجئے اور قرآنِ حکیم کے لفظ ''خیر کثیر'' کو پیش نظر رکھئے، آپ کو معلوم ہوگا کہ واقعی تمام خوبیاں اسی کے تحت پیدا ہوتی ہیں۔ اور سب نیکیوں کی اصل الاصول یہی علم ہے۔



منتظر الزیدی کے جوتے

پروفیسر ولی الحق انصاری صاحب، فرنگی محل، لکھنؤ

لگاتے ہیں ہاتھوں پہ الزام جوتے
جو کرنا تھا وہ کر چکے کام جوتے
خدا سے تو ڈرنا ضروری ہے لیکن
ڈرو ان سے بھی جن کا ہے نام جوتے
نکالے ہیں ناموس کا یہ جنازہ
اچھالے ہیں پگڑی سر عام جوتے
خبیثوں کو یہ بات کوئی بتا دے
خباثت کا ہوتا ہے انجام ''جوتے''
گزارے کا شب کیسے وہ کفش مارا
پڑیں جس کے سر پر سر شام جوتے
برا ہو جہالت کا اپنے وطن میں
کھلاتے ہیں لوگوں کو اوہام جوتے
گزرنا ہے اس راہ سے بش کو کوئی
پہن کر نہ جائے سر بام جوتے
کھڑے ہوں گے جو لوگ بہر تماشا
اتروائیں گے ان کے حکام جوتے
مبارک! تجھے ''منتظر'' ہو مبارک!
لگانا کسی کے سر عام جوتے
کچل سکتا ہے شاہ کا سر گدا بھی
یہ دیتے ہیں دنیا کو پیغام جوتے
ولیؔ آ گیا ہے یہ کیسا زمانہ
غضب ڈھا رہے ہیں سر عام جوتے

